خبر و نظر

اکتوبر 2008ء

شائع کردہ سفارت خانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ

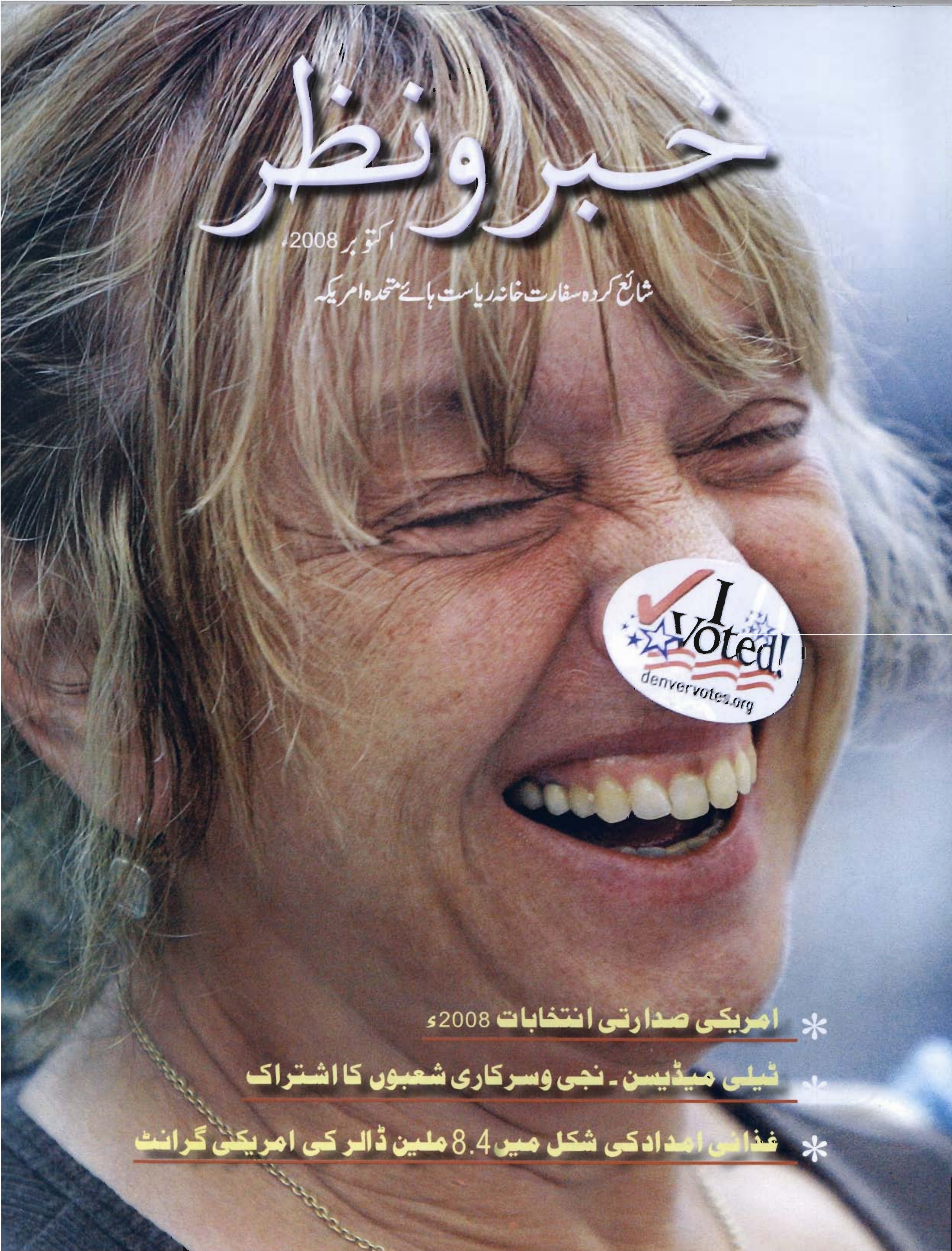

* امریکی صدارتی انتخابات 2008ء
* ٹیلی میڈیسن ۔ نجی و سرکاری شعبوں کا اشتراک
* غذائی امداد کی شکل میں 8.4 ملین ڈالر کی امریکی گرانٹ

امریکی نائب وزیر خارجہ رچرڈ باؤچر وزیر اعظم پاکستان یوسف رضا گیلانی سے اسلام آباد میں ملاقات کر رہے ہیں۔
امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن بھی ملاقات میں موجود ہیں۔ (APP Photo)

امریکی نائب وزیر خارجہ برائے جنوبی ایشیا رچرڈ باؤچر کا دورۂ اسلام آباد

نائب وزیر خارجہ رچرڈ باؤچر مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں نواز شریف سے اسلام آباد میں ملاقات کر رہے ہیں۔
(APP Photo)

نائب وزیر خارجہ رچرڈ باؤچر قومی سلامتی کے مشیر محمود علی درانی سے مصافحہ کر رہے ہیں۔
(PID Photo)

نائب وزیر خارجہ رچرڈ باؤچر وزیر اعظم کے مشیر داخلہ رحمٰن ملک سے
اسلام آباد میں ملاقات کر رہے ہیں۔ (PID Photo)

خبرونظر
شمارہ نمبر 10
اکتوبر 2008ء

فہرستِ مضامین

04 قارئین خبرونظر کے خطوط

05 امریکہ کے صدارتی انتخابات 2008
الیکٹورل کالج کس طرح کام کرتا ہے

08 2008 کے امریکی انتخابات میں نوجوانوں کے ووٹوں کی اہمیت
نوجوان امریکی، سیاست اور ذرائع ابلاغ کی شکل وصورت میں تبدیلی لارہے ہیں

10 پاکستان میں خوراک کے بحران سے نمٹنے کیلئے غذائی امداد کی شکل میں 8.4 ملین ڈالر کی امریکی گرانٹ

12 امریکی سفارتکار کی جانب سے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف چائلڈ ہیلتھ میں مریض بچوں کیلئے کھلونوں کے تحائف

13 سابق طلبا کی تنظیم کا قیام

14 امریکہ پاکستان تزویراتی اشتراک مشترکہ بیان :
امریکہ پاکستان تزویراتی اشتراک کے تیسرے دور کے اختتام پر جاری ہونے والے بیان کا متن

16 امریکی قونصل خانہ لاہور بچوں اور غیر مراعات یافتہ خاندانوں کی رمضان کی خوشیوں میں شریک

17 پاکستان میں کمپیوٹرائزڈ انتخابی فہرستوں کے نظام کی تنصیب مکمل

18 امریکہ پاکستان کے ساتھ مل کر استحکام، سلامتی اور ترقی کیلئے کام کرے گا: سفیر پیٹرسن
امریکی سفیر کا نیشنل مینجمنٹ کالج میں اعلیٰ سرکاری افسران سے خطاب

20 امریکی محکمہ خارجہ کی جانب سے پاکستان میں صحت عامہ کو بہتر بنانے
کیلئے ٹیلی میڈیسن کے شعبہ میں سرکاری ونجی اشتراک کی تشکیل

ایڈیٹر ان چیف
لو فنٹز
پریس اتاشی
امریکی سفارتخانہ، اسلام آباد

شائع کردہ
شعبہ تعلقات عامہ
سفارت خانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ
رمنا۔۵، ڈپلومیٹک انکلیو، اسلام آباد
فون: 051-2080000، فیکس: 051-2278607
ای میل: infoisb@state.gov
ویب سائٹ: http://islamabad.usembassy.gov

ڈیزائن و طباعت
کلاسیکل پرنٹرز، اسلام آباد

اردو سر ورق
ڈینور، کولوراڈو میں ایک خاتون جوڈتھ فلپس 20 اکتوبر 2008ء کو اپنا ووٹ ڈالنے کے بعد اپنی ناک پر "میں نے ووٹ ڈالا" کا اسٹکر لگائے ہوئے ہیں۔
(AP Photo/Ed Andrieski)

قارئین خبر و نظر کے خطوط

امریکی رہن سہن

خبر و نظر سے ہمیں امریکہ کے کلچر، تہذیب و تمدن اور امریکی عوام کے رہن سہن کے بارے میں معلومات ملتی ہیں بلکہ اس رسالہ کے ذریعہ ہم حکومت امریکہ کی پالیسیوں سے بھی آگاہ ہوتے ہیں۔

ظاہر شاہ مروت
دلوخیل، لکی مروت

آپ کا قصور نہیں

ماہِ ستمبر کا شمارہ 16 اکتوبر کو ملا۔ آپ کا میگزین ملتا ضرور ہے مگر دیر سے۔ اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں کیونکہ ضلع بارکھان بلوچستان کا پسماندہ ضلع ہے اور یہاں ہر کام دیر سے ہوتا ہے۔ آپ کے میگزین میں جو کچھ ملتا ہے وہ ہمارے لئے معلومات کا خزانہ ہے۔

چوہدری خالد امین
ضلع بارکھان

"ییس" پروگرام کی معلومات

"خبر و نظر" کے تازہ شمارے میں نوجوانوں کے تبادلہ و تعلیمی پروگرام کے بارے میں پڑھا۔ یہ بتائیے کہ اس پروگرام کے لئے طالبعلموں کا انتخاب کون کرتا ہے اور یہ سارا عمل کیسے ہوتا ہے؟ اس کے لئے کتنی تعلیمی قابلیت ہونی چاہیئے اور اس پروگرام کی مدت کتنی ہے؟ براہ کرم یہ بتائیے کہ اس پروگرام کے متعلق مکمل معلومات کہاں سے ملیں گی؟

چوہدری اصغر علی
چشتیاں، بہاولنگر

سربراہانِ مملکت کی ملاقات

صدر جارج ڈبلیو بش اور صدر آصف علی زرداری ۲۳ستمبر۲۰۰۸ء کو نیو یارک کے والڈروف ایسٹوریا ہوٹل میں ملاقات کے دوران مصافحہ کررہے ہیں۔ اس موقع پر صدر بش نے کہا: "پاکستان ہمارا حلیف ہے اور میں دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کے استحکام کے بارے میں پرامید ہوں۔ پاکستان کی خودمختاری اور دفاع سے متعلق آپ کے الفاظ بہت پُرزور ہیں اور امریکہ آپ کی مدد کرنا چاہتا ہے۔"
(وہائٹ ہاؤس تصویر ایرک ڈریپر)

الیکٹورل کالج کس طرح کام کرتا ہے؟

امریکہ میں 4 نومبر کو ہونے والے صدارتی انتخابات میں اندازاً 100 ملین سے زیادہ ووٹرز ووٹ ڈالیں گے، لیکن نئے صدر کا انتخاب صرف538 لوگ کریں گے۔ اس مقصد کے لئے 50 ریاستوں کے دارالحکومتوں اور واشنگٹن ڈی سی میں 15 دسمبر کو بالواسطہ انتخابات ہوں گے۔

اس انتخابی نظام کو الیکٹورل کالج کہا جاتا ہے، جو 1787 میں امریکی آئین تیار کرنے والوں نے وضع کیا تھا۔ یہ سسٹم امریکیوں اور غیر امریکیوں دونوں کے لئے حیرت کا باعث بنتا ہے۔ دراصل اس انتخابی نظام میں وفاقی طرز حکومت کی عکاسی ہوتی ہے، جو نہ صرف قومی حکومت اور عوام کو بلکہ ریاستوں کو بھی اختیارات تفویض کرتا ہے۔

آئینی بنیاد

آئین کی دفعہ II کی شق نمبر 1 سے اقتباس

'' انتظامی اختیارات ریاستہائے متحدہ امریکہ کے صدر کو حاصل ہوں گے۔ وہ چار سال کی مدت کے لئے اس عہدے کے لئے منتخب ہوگا۔ اس کے ساتھ اتنی ہی مدت کے لئے نائب صدر کا بھی انتخاب ہوگا۔ صدر کا انتخاب اس طرح ہوگا:

ہر ریاست اپنی مقننہ کے مقرر کردہ طریقہ کار کے مطابق انتخابی نمائندے مقرر کرے گی، جن کی تعداد کانگریس میں اس ریاست کے تمام سینیٹرز اور ایوان نمائندگان میں اس کے ممبروں کی مجموعی تعداد کے برابر ہوگی۔ تاہم کسی ایسے سینیٹر، ایوان نمائندگان کے ممبر یا کسی ایسے شخص کو انتخابی نمائندہ مقرر نہیں کیا جائے گا، جس کے پاس حکومت امریکہ کا کوئی نفع بخش عہدہ ہوگا۔''

☆ الیکٹورل کالج کسی جگہ کا نام نہیں، بلکہ یہ ایک عمل کا نام ہے، جو امریکی آئین کی بنیادی ساخت کے ایک حصے کے طور پر شروع ہوا۔ بانیان امریکہ نے دراصل صدر کے انتخاب کے بارے میں کانگریس کے حق اور عوام کے حق کو یکجا کرتے ہوئے الیکٹورل کالج کا نظام وضع کیا تھا۔ امریکہ کے عوام انتخابی نمائندوں کے لئے ووٹ دیتے ہیں اور یہ انتخابی نمائندے صدر کے انتخاب کے لئے ووٹ دیتے ہیں۔ نیشنل آرکائیوز وہ وفاقی سرکاری ادارہ ہے، جو اس عمل کی نگرانی کرتا ہے۔

☆ ہر ریاست کو اُس کے سینیٹروں اور ایوان نمائندگان کے اس کے ممبروں کی تعداد کے برابر انتخابی نمائندوں کی تعداد دی جاتی ہے۔ ہر ریاست کے سینیٹرز کی تعداد ہمیشہ دو ہوتی ہے جبکہ ایوان نمائندگان میں کسی ریاست کے ممبروں کی تعداد اس ریاست کی آبادی کے مطابق ہوتی ہے، جو ہر 10 کیلیفورنیا کے انتخابی نمائندوں کی تعداد55 ہے جبکہ نارتھ ڈکوٹا جیسی کم آبادی والی ریاست کے انتخابی نمائندوں کی تعداد تین یا چار بھی ہوسکتی ہے۔

ڈیموکریٹک صدارتی امیدوار سینیٹر براک اوباما اور نائب صدارتی امیدوار سینیٹر جوزف بائیڈن شکاگو میں ایک صدارتی فورم شروع ہونے سے قبل خوشگوار موڈ میں (AP Photo/Charles Rex Arbogast)

☆ الیکٹورل کالج کے نمائندوں کی تعداد اس وقت 538 ہے۔ (یہ تعداد ایوان نمائندگان کے 435 ممبروں، 100 سینیٹروں اور قومی دارالحکومت واشنگٹن ڈی سی کے 3 ممبروں کی تعداد کے برابر ہے۔) صدر اور نائب صدر کی کامیابی کے لئے کم از کم 270 انتخابی نمائندوں کے ووٹوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

☆ امریکی آئین میں انتخابی نمائندوں کی اہلیت کے لئے بہت کم شرائط ہیں۔ آئین کی دفعہ II میں کہا گیا ہے کہ کانگریس کا کوئی ممبر '' یا کوئی بھی ایسا شخص جو حکومتِ امریکہ کے کسی نفع بخش عہدے پر فائز ہو'' وہ انتخابی نمائندہ مقرر نہیں ہو سکتا۔

☆ انتخابی نمائندوں کو منتخب کرنے کا عمل ہر ریاست میں مختلف ہے۔ عموماً ریاست کی سیاسی پارٹیوں کے لیڈر، ریاست کی سطح پر پارٹی کے کنونشن میں یا ریاستی پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے ووٹوں کے ذریعے انتخابی نمائندے نامزد کرتے ہیں۔ انتخابی نمائندے اکثر ایسے لوگ ہوتے ہیں، جنھیں پارٹی کے لئے ان کی خدمات اور وابستگی کے اعتراف کے طور پر نامزد کیا جاتا ہے۔ وہ ریاست کے منتخب اہلکار، پارٹی لیڈر یا ایسے لوگ ہو سکتے ہیں، جن کی صدارتی امیدوار سے وابستگی ہوتی ہے۔

☆ ہر ریاست میں عام ووٹرز انتخابی نمائندوں کو چنتے ہیں، جنھوں نے انتخابات کے دن کسی مخصوص صدارتی امیدوار کو ووٹ دینے کا اعلان کر رکھا ہوتا ہے۔ انتخابی دن نومبر کے پہلے پیر کے بعد آنے والا منگل ہوتا ہے۔ (2008 کے انتخابات کے لئے یہ دن 4 نومبر کو ہوگا)۔ انتخابی نمائندوں کے نام بیلٹ پر صدارتی امیدوار کے نام کے نیچے موجود ہو سکتے ہیں، یا ممکن ہے نام موجود نہ ہوں۔ اس کا انحصار ہر ریاست کے مقرر کردہ طریقہ کار پر ہے۔

☆ ہر ریاست میں انتخابی نمائندے دسمبر کے دوسرے بدھ کے بعد آنے والے پہلے پیر کو اجلاس منعقد کرتے ہیں۔ (2008 میں یہ تاریخ 15 دسمبر ہے)، جس میں وہ امریکہ کے صدر اور نائب صدر کا انتخاب کرتے ہیں۔

☆ کسی آئینی شق یا کسی وفاقی قانون کے تحت انتخابی نمائندوں پر لازم نہیں کہ وہ اپنی متعلقہ ریاست میں عوامی ووٹوں کے مطابق ووٹ دیں۔ تاہم بعض ریاستوں کے قوانین میں کہا گیا ہے کہ اگر کوئی انتخابی نمائندہ ایسا ووٹ دیتا ہے، جو مسترد ہو جائے تو اس پر جرمانہ عائد کیا جائے یا نااہل قرار دے کر تبدیل کر دیا جائے اور اس کی جگہ دوسرا نمائندہ مقرر کیا جائے۔ امریکی سپریم کورٹ نے اس سوال پر کوئی واضح رولنگ نہیں دے رکھی کہ اگر کوئی انتخابی نمائندہ اپنے وعدے کے مطابق ووٹ نہیں دیتا یا اس کا ووٹ مسترد ہو جاتا ہے تو کیا اس کے خلاف آئین کے تحت قانونی کارروائی ہونی چاہئے یا نہیں۔ اب تک کسی انتخابی نمائندے کے خلاف اس بنا پر قانونی کارروائی نہیں ہوئی کہ اس نے وعدے کے مطابق ووٹ نہیں دیا۔

☆ ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ کوئی انتخابی نمائندہ عوامی ووٹوں کی پروا نہ کرے اور اپنی پارٹی کے امیدوار کی بجائے کسی دوسرے امیدوار کے حق میں ووٹ دے۔

☆ الیکٹورل کالج کے ووٹوں کی اکثریت اس بات کا فیصلہ کرتی ہے کہ کون صدر اور کون نائب صدر ہوگا۔ صدارتی امیدوار عام انتخابات

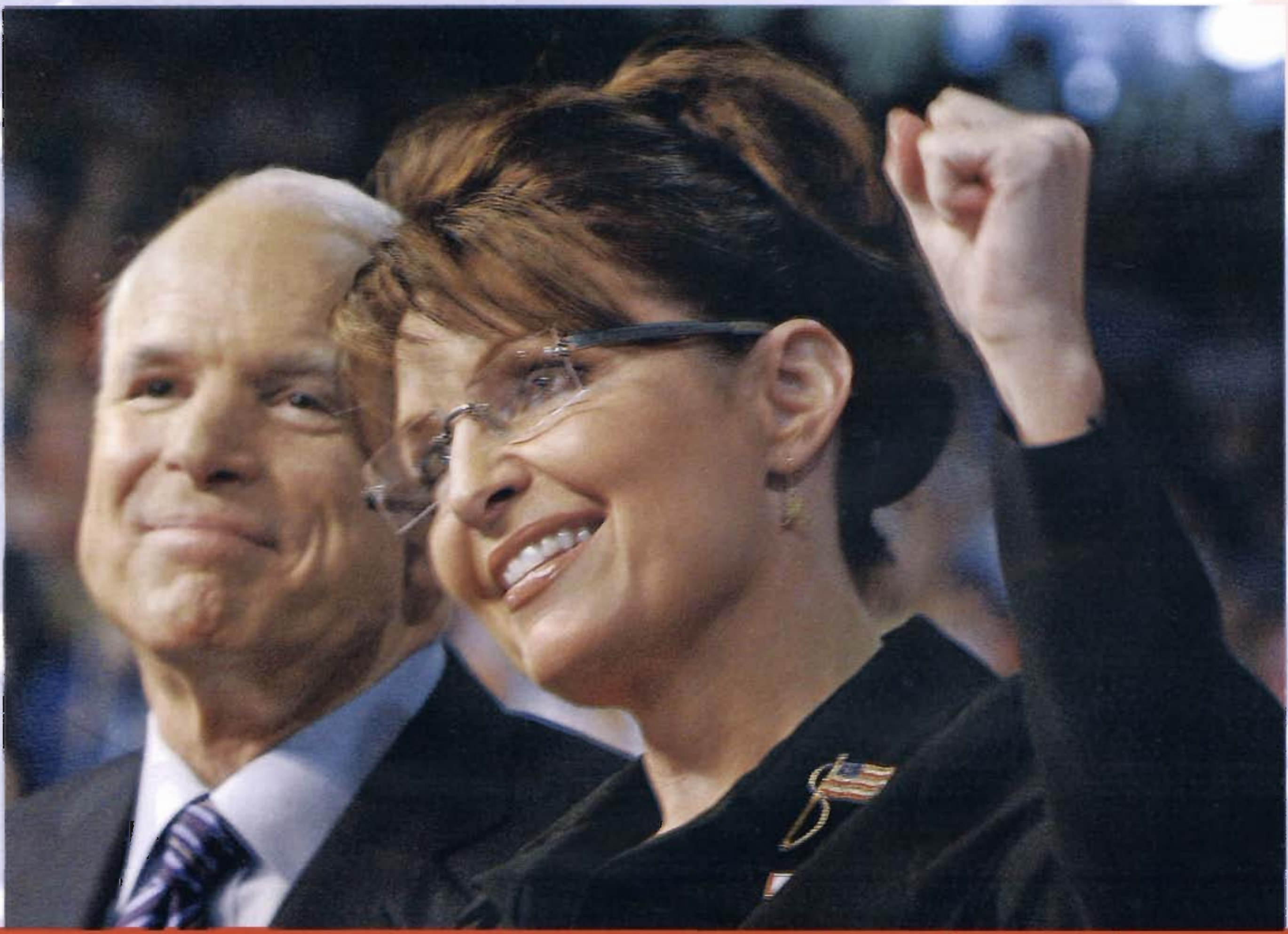

ریپبلیکن صدارتی امیدوار سینیٹر جان میکین اور نائب صدارتی امیدوار گورنر الاسکا سارہ پالین ڈیٹن اوہائیو میں ایک انتخابی مہم کے دوران (AP Photo/Stephan Savoia)

میں عوام کے جو ووٹ حاصل کرتے ہیں، ان کے ذریعے فیصلہ نہیں ہوتا۔ امریکی تاریخ میں چار مرتبہ 1824، 1876، 1888 اور 2000 میں ایسا ہوا کہ جس امیدوار نے عوامی ووٹوں کی اکثریت حاصل کی تھی، وہ الیکٹورل کالج کے ووٹوں کی اکثریت حاصل نہ کر سکا اور اس طرح صدر منتخب نہ ہو سکا۔

☆ 2008 کے انتخابات کے لئے 50 میں سے 48 ریاستوں اور ڈسٹرکٹ آف کولمبیا نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جو امیدوار الیکٹورل ووٹوں کی اکثریت حاصل کرے گا، اس ریاست کے تمام الیکٹورل ووٹ اس کے حق میں چلے جائیں گے۔ مثال کے طور پر ریاست کیلیفورنیا کے تمام 55 ووٹ، ریاست کے عوامی ووٹوں کی اکثریت حاصل کرنے والے کو مل جائیں گے، خواہ زیادہ ووٹ حاصل کرنے والے پہلے اور دوسرے امیدوار کے حاصل کردہ ووٹوں کے درمیان فرق 50.1 اور 49.9 کا ہی کیوں نہ ہو۔ صرف نیبراسکا اور مین دو ایسی ریاستیں ہیں، جو جیتنے والے کو تمام الیکٹورل ووٹ دینے کے اصول پر عمل نہیں کرتیں۔ ان دونوں ریاستوں میں الیکٹورل ووٹ امیدواروں میں تقسیم ہو سکتے ہیں اور ہر امیدوار کو متناسب تعداد میں ووٹ مل سکتے ہیں۔

☆ صدارتی انتخابات کے بعد اگلے سال جنوری میں کانگریس کا مشترکہ اجلاس ہوتا ہے، جس میں الیکٹورل ووٹوں کی گنتی ہوتی ہے۔

☆ اگر کوئی امیدوار الیکٹورل کالج کے ووٹوں کی اکثریت حاصل نہیں کر سکتا تو اس صورت میں آئین کی ترمیم نمبر 12 کے مطابق صدارتی انتخاب کا فیصلہ ایوان نمائندگان کرتا ہے۔ ایوان کثرت رائے سے صدر منتخب کرتا ہے۔ اس مقصد کے لئے ان تین امیدواروں میں سے، جنھوں نے الیکٹورل کالج کے سب سے زیادہ ووٹ حاصل کئے ہوں، کسی ایک کو منتخب کیا جاتا ہے۔ ایوان نمائندگان میں صدر کے انتخاب کے لئے ہر ریاست کا ایک ووٹ شمار ہوتا ہے، اور اس طرح ہر ریاست کے نمائندوں کا ایک ووٹ ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی بھی نائب صدارتی امیدوار الیکٹورل کالج کے ووٹوں کی اکثریت حاصل نہیں کر سکتا تو سینیٹ کثرت رائے سے نائب صدر کا انتخاب کرتا ہے اور ہر سینیٹر ان دو میں سے کسی ایک امیدوار کے حق میں ووٹ دیتا ہے، جنھوں نے سب سے زیادہ الیکٹورل ووٹ حاصل کئے ہوں۔

☆ ایوان نمائندگان نے دو مرتبہ صدر کا انتخاب کیا ہے۔ ایک مرتبہ 1800 میں اور دوسری مرتبہ 1824 میں۔ سینیٹ نے ایک مرتبہ یعنی 1836 میں نائب صدر کا انتخاب کیا تھا۔

☆ 1788 کے پہلے صدارتی انتخابات سے لیکر اب تک ہونے والے 55 صدارتی انتخابات میں سے 51 کا فیصلہ الیکٹورل کالج سسٹم نے عوام کی پسند کے مطابق دیا۔ لیکن چار مرتبہ ایسا ہوا کہ الیکٹورل کالج نے متنازعہ فیصلہ دیا۔ ان میں سے تین انتخابات میں، جو 1876، 1888 اور 2000 میں ہوئے تھے، ایسا صدر اور نائب صدر منتخب ہوا، جس نے الیکٹورل ووٹوں کی اکثریت تو حاصل کی تھی لیکن اس کے عوامی ووٹوں کی تعداد اس کے بڑے حریفوں کے مقابلے میں کم تھی۔ 1824 میں کوئی بھی امیدوار الیکٹورل کالج کی اکثریت حاصل نہیں کر سکا تھا، جس کی وجہ سے صدر کا فیصلہ ایوان نمائندگان نے کیا تھا۔

الاباما سدرن کمیونٹی کالج میں طالب علم اور اساتذہ ریپبلیکن صدارتی امیدوار سینیٹر جان میکین کا خطاب سن رہے ہیں۔ (AP Photo/Mary Altaffer)

2008 کے امریکی انتخابات

نوجوان امریکی، سیاست اور ذرائع ابلاغ کی شکل و صورت میں تبدیلی لا رہے ھیں

واشنگٹن......اس مرتبہ امریکہ میں ہونے والے صدارتی انتخابات کو تاریخی انتخابات قرار دیا جا رہا ہے، کیونکہ نتیجہ خواہ کچھ بھی ہو، امریکی تاریخ میں پہلی مرتبہ دو اعلیٰ ترین عہدوں میں سے ایک کے لئے یا تو افریقی امریکی منتخب ہوجائے گا یا ایک خاتون منتخب ہوجائیں گی۔ تاہم 18 سے 29 سال کی عمر کے لوگ ایک اور لحاظ سے بھی تاریخ رقم کریں گے اور وہ ہے ووٹنگ میں ان کی بھاری تعداد میں شمولیت۔ اندازہ ہے کہ نوجوان ووٹر جس بڑی تعداد میں ووٹ ڈالنے آئیں گے، وہ بھی ایک نیا ریکارڈ ہوگا۔

گزشتہ دنوں واشنگٹن میں نوجوانوں کے ووٹ اور 2008 کے صدارتی انتخابات میں نوجوانوں کی بڑھتی ہوئی شرکت اور دلچسپی کے حوالے سے ایک مذاکرہ منعقد ہوا۔ اس مذاکرے کا انتظام امریکن یونیورسٹی نے کیا تھا۔ مذاکرہ کے شرکاء نے 2008 کے انتخابات میں نوجوانوں کی شرکت کو ذرائع ابلاغ، عام لوگوں اور محققین کے لئے تہلکہ خیز قرار دیا۔

مذاکرہ کے میزبان جین ہال نے، جو یونیورسٹی کے پروفیسر ہیں، سامعین سے دریافت کیا: ''آپ میں سے کتنے لوگ ووٹ دینے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ آپ میں سے کتنے لوگ سمجھتے ہیں کہ آپ کے ووٹ سے کوئی فرق پڑے گا؟'' سامعین نے، جن میں زیادہ تعداد طلبا کی تھی، زوردار آواز اور تالیوں کی گونج میں اس کا جواب دیا۔

مذاکرہ کے مقررین نے تقریباً ایک گھنٹے تک نئے ذرائع ابلاغ اور لوگوں کی سیاست میں شرکت کے مختلف پہلوؤں پر اظہار خیال کیا۔ پولیٹیکو ویب سائیٹ کے بلاگر مسٹر جیمز کوٹیکی نے اس موقع پر کہا: ''جمہوریت میں ووٹ ہی سب سے طاقتور ہتھیار ہے۔''

راک دی ووٹ نامی تنظیم کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر ہیتھر اسمتھ نے بھی ووٹ کی طاقت پر بات کی۔ انھوں نے کہا: ''ووٹ ہمیں وہ طاقت عطا کرتا ہے، جسے ہم اپنی زندگیوں میں تبدیلی لانے کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔'' راک دی ووٹ ایک قومی تنظیم ہے، جو نوجوانوں میں سیاسی شعور پیدا کرنے کے لئے کام کر رہی ہے۔

رائے عامہ کا جائزہ لینے والے ایک ڈیموکریٹک کارکن کارنیل بیلچر نے کہا: ''میں سمجھتا ہوں کہ الیکشن حکام اور سیاست دانوں تک آپ کے خیالات واضح طور پر پہنچ رہے ہیں۔''

الیکشن حکام، امیدواران اور عام لوگ پہلے ہی اندازہ لگا چکے ہیں کہ الیکشن کا دن نوجوانوں کا دن ہوگا۔ ٹفٹس یونیورسٹی کے سماجی علوم کے مرکز نے اندازہ لگایا ہے کہ 2004 کے مقابلے میں 2008 کے پرائمری الیکشن میں حصہ لینے والے 18 سے 29 سال کے لوگوں کی تعداد دگنی تھی۔ بعض جگہوں پر یہ تعداد گزشتہ صدارتی الیکشن کے مقابلے میں تین گنا زیادہ تھی۔ بیلچر کے بقول نوجوان ووٹروں کی بڑھتی ہوئی تعداد نے پرائمری انتخابات کی شکل وصورت تبدیل کر دی۔''

راک دی ووٹ کے مطابق 1980 اور 2000 کے درمیان پیدا ہونے والے لوگوں کی تعداد 44 ملین ہے، جو امریکی تاریخ میں اب تک کی سب سے بڑی نسل کہلائی جا سکتی ہے۔ یہ لوگ مجموعی امریکی ووٹروں کی تعداد کے بیس فیصد سے زیادہ ہیں۔ محققین اور ذرائع ابلاغ کا اندازہ ہے کہ نومبر کی ووٹنگ

میں نوجوان بہت بڑی تعداد میں ووٹ ڈالیں گے۔

نوجوان ووٹرز، انتخابی امیدواروں اور انتخابات میں زیر بحث آنے والے امور کے بارے میں معلومات حاصل کرنے اور اپنے خیالات دوسروں تک پہنچانے کے لئے ذرائع ابلاغ اور نئی ٹیکنالوجی کا بکثرت استعمال کرتے ہیں۔

نوجوان ووٹرز سیاسی بحث اور سیاسی موضوعات کو ویڈیوز، پوڈ کاسٹ اور دوسرے ذرائع سے ویب پر لا رہے ہیں۔ مسٹر کوٹیکی نے جارج ٹاؤن یونیورسٹی میں اپنی انڈر گریجوایٹ تعلیم کا آغاز صدارتی مہم میں یُو ٹیوب کے استعمال کے بارے میں دومنٹ دورانئے کی ویڈیو کمنٹری تیار کرنے سے کیا تھا۔ کوٹیکی نے اس مقصد کے لئے ٹیکساس سے ایک ری پبلیکن امیدوار ران پال سے انٹرویو کیا تھا۔ ان کا کہنا ہے: ''آپ کو بڑے ذرائع ابلاغ کو استعمال کرنے اور اس طرح خطرات مول لینے کی ضرورت نہیں۔''

ایمیلی فریفیلڈ ذرائع ابلاغ سے وابستہ ہیں۔ واشنگٹن پوسٹ ڈاٹ کام کے سیاسی ڈیسک کی ملٹی میڈیا پروڈیوسر کی حیثیت سے ان کی ذمہ داری ہے کہ تازہ ترین سیاسی خبروں کے بارے میں ویڈیو، آڈیو، تصاویر اور متن کو یکجا کرتے ہوئے پیکیج تیار کیا جائے۔ انھوں نے مذاکرہ میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا ''لوگ خبر کے پیچھے خبر تلاش کرنے میں بہت دلچسپی لیتے ہیں۔ خبر کے پیچھے خبر سے مراد یہ ہے کہ رپورٹر بہت کچھ دیکھتا اور سنتا ہے لیکن اس کے پاس اکثر اتنی گنجائش نہیں ہوتی کہ وہ اسے روائتی ذرائع ابلاغ کے ذریعے بیان کر سکے۔''

راک دی ووٹ تنظیم نئے میڈیا اور ٹیکنالوجی کو نوجوان ووٹرز تک اپنے خیالات پہنچانے اور ان سے رابطہ کرنے کے لئے بھی استعمال کرتی ہے۔ اس تنظیم نے حال ہی میں سوالوں کا جواب دینے والی موبائل سروس ''چاچا'' کے ساتھ مل کر ٹیکسٹ میسج کے ذریعے ووٹنگ اور پولنگ کے بارے میں سوالوں کے جواب دینے کا انتظام کیا۔

جماعتی وابستگی کے بعد کا دور

مسٹر کوٹیکی کے بقول جماعتی وابستگی اب نوجوان ووٹروں کی اولین دلچسپی شمار نہیں کی جاسکتی۔ پہلے لوگ، جماعتی وابستگی کے ماحول میں زندگی گزارتے تھے، لیکن موجودہ ماحول کو جماعتی وابستگی کے بعد کا دور کہا جاسکتا ہے۔

ایک مارکیٹنگ ریسرچ کمپنی ''دی ونسٹن گروپ'' کے صدر اور بانی ڈیوڈ ونسٹن نے مذاکرے میں حصہ لیتے ہوئے کہا: ''افراد کی بجائے طبقے کو راغب کرنا زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ اب نوجوان ووٹر علاج معالجے اور تعلیمی اصلاحات جیسے کسی خاص نصب العین کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں اور ایسے امیدوار منتخب کرنے چاہتے ہیں، جو ان کے نصب العین کے لئے کام کریں۔

اس موقع پر مسٹر کارنیل بیلچر نے کہا: ''اس بات کی زیادہ اہمیت نہیں کہ آپ کسی ایسے شخص کی حمایت کریں، جو ماحول کے تحفظ کا حامی ہو۔ زیادہ اہمیت اس بات کو ہے کہ آپ خود ماحول کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں۔''

میں نوجوانوں کے ووٹوں کی اہمیت

ڈیموکریٹک صدارتی امیدوار سینیٹر براک اوبامہ کے حامی طالبعلم یونیورسٹی آف میری لینڈ میں ان کے خطاب کے دوران نعرے لگا رہے ہیں۔ (AP Photo/Rick Bowmer)

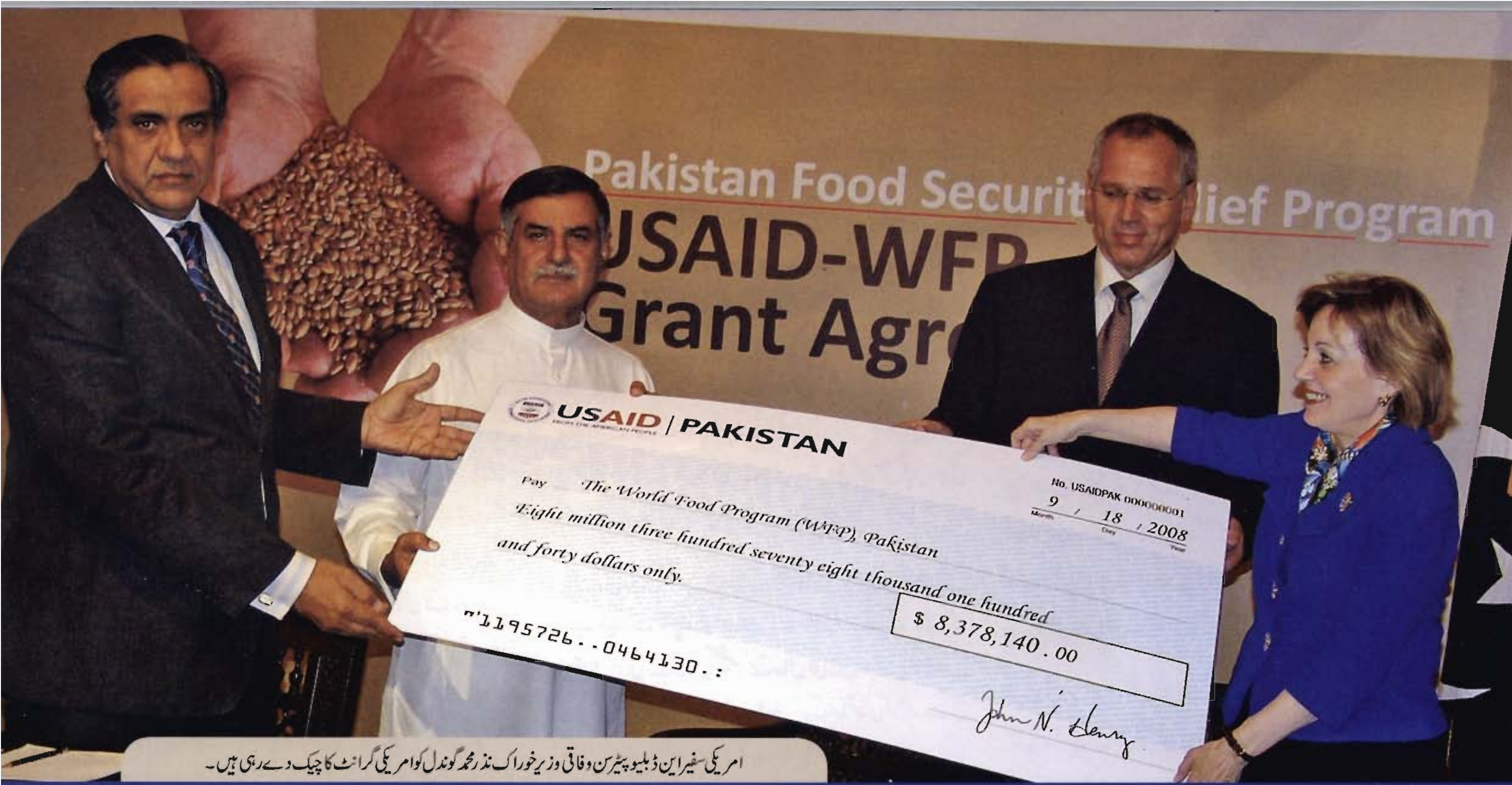

امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن وفاقی وزیر خوراک نذر محمد گوندل کو امریکی گرانٹ کا چیک دے رہی ہیں۔

پاکستان میں خوراک کے بحران
امداد کی شکل میں 8.4

امریکہ نے 18 ستمبر کو یو ایس ایڈ اور پاکستان میں اقوام متحدہ کے خوراک کے عالمی پروگرام کے ذریعہ 8.4 ملین ڈالر مالیت کے ایک سمجھوتہ پر دستخط کرنے کا باضابطہ اعلان کیا ہے، جس سے پاکستان میں غذائی بحران سے نمٹنے میں مدد ملے گی۔ پاکستان میں متعین امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس پروگرام سے اُن ہزاروں پاکستانیوں کو فائدہ پہنچے گا جو بنیادی اشیائے خوردنی کی بڑھتی ہوئی قیمتوں سے متاثر ہوئے ہیں۔ مجھے خاص طور پر خوشی ہے کہ اس خوراک کی امداد سے مستفید ہونے والوں میں اسکولوں کے بچے بھی شامل ہیں۔

تقریب میں حکومت پاکستان کی نمائندگی وزیر خوراک وزراعت ولائیوسٹاک نذر محمد گوندل نے کی۔

امریکہ یہ رقم خوراک کے عالمی پروگرام اور اقوام متحدہ کے دیگر اداروں کو دے گا، جس سے لگ بھگ 11 ہزار میٹرک ٹن گندم 16 لاکھ سے زیادہ پاکستانیوں کو فراہم کی جائے گی، جن میں 32 سو اسکولوں کے بچے بھی شامل ہیں۔ خوراک کا عالمی پروگرام صوبہ سرحد اور بلوچستان کے 12 اضلاع میں اس خوراک کی تقسیم کا کام رواں ماہ میں شروع کرے گا۔ خوراک

پاکستان کو فراہم کی جانے والی غذائی امداد

گندم کی تقسیم کا کام خوراک کے عالمی پروگرام اور یونیسکو کے اسکول فوڈ پروگرام سے منسلک ہے۔اس پروگرام کے تحت جو خاندان اپنے بچوں کو باقاعدگی سے اسکول بھیجتے ہیں ان کو چار لیٹر کھانے کا تیل فراہم کیا جاتا ہے۔خوراک کے عالمی پروگرام اور یونیسکو نے اس پروگرام میں گندم کی تقسیم کو شامل کیا ہے۔اسکول کے دنوں میں والدین منتخب اسکولوں میں جائیں گے، جہاں انہیں صحت کی اچھی عادات کی تربیت دی جائے گی، راشن کے موثر استعمال کے بارے میں آگاہ کیا جائے گا اور انہیں اس بات کیلئے قائل کیا جائے گا کہ وہ اپنے بچوں کو باقاعدگی کے ساتھ اسکول بھیجتے رہیں۔خوراک کی اس امداد سے صوبہ سرحد اور بلوچستان کے 238,500 گھرانے اور 265,000 طلبا اور طالبات مستفید ہوں گے۔

امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن پاکستان میں خوراک کے بحران سے نمٹنے کیلئے غذائی امداد کی شکل میں 8.4 ملین ڈالر کی امریکی گرانٹ پر دستخط کر رہی ہیں۔
تصویر میں وفاقی وزیر خوراک نذر محمد گوندل اور یو ایس ایڈ کی کنٹری ڈائریکٹر این آرینز بھی نمایاں ہیں۔

سے نمٹنے کیلئے غذائی
ملین ڈالر کی امریکی گرانٹ

کے عالمی پروگرام کے مطابق ان علاقوں کے لوگ گزشتہ سال اشیائے خوردونوش کی قیمتوں میں زبردست اضافے سے بری طرح متاثر ہوئے ہیں۔

پاکستان میں خوراک کے عالمی پروگرام کے کنٹری ڈائریکٹر وولف گینگ ہربینگر نے کہا کہ وہ پاکستان کے مختلف علاقوں میں اشیائے خوردونوش کی قیمتوں میں عالمی پیمانے پر اچانک اضافے کے باعث بری طرح متاثر ہونے والے اسکولوں کے بچوں اور خاندانوں کو تحفظ فراہم کرنے میں اعانت اور اشتراک کار پر شکریہ ادا کرتے ہیں۔خوراک کا عالمی پروگرام، یونیسکو، وفاقی حکومت، صوبائی محکمہ ہائے تعلیم اور تعلیمی ادارے مل جل کر والدین، اساتذہ اور طالبعلموں کے خصوصی دن کا اہتمام کریں گے، جن میں اب اور مارچ اور اپریل 2009ء کے درمیان گندم کی اگلی کاشت کے آغاز کے موقع تک تین بار مختلف خاندانوں میں خوراک بشمول 50 کلوگرام کی گندم کی بوریاں تقسیم کی جائیں گی۔گھر لے جانے کیلئے تیار اس راشن کی فراہمی سے ان گھرانوں کو اپنے بچوں کو اس دور میں مسلسل اسکول بھیجنے کی ترغیب ملے گی جو غریب پاکستانی خاندانوں کے لیے روایتی طور پر معاشی مشکلات کا وقت ہوتا ہے۔

امریکی سفارتکار کی جانب سے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف چائلڈ ہیلتھ میں مریض بچوں کیلئے

کھلونوں کے تحائف

امریکی قونصل جنرل کے اینسکی نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف چائلڈ ہیلتھ کراچی میں داخل ایک بچے سے محو گفتگو ہیں۔

کراچی میں امریکی قونصل جنرل کے ایل اینسکی نے جناح پوسٹ گریجویٹ میڈیکل یونیورسٹی واسپتال کے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف چائلڈ ہیلتھ میں داخل بچوں کو 11 اکتوبر کو کھلونے پیش کئے اور کہا کہ " ہم توجہ، محبت، شفقت اور کھیل کود کے ذریعہ ان نوخیز ذہنوں کی آبیاری کرتے ہیں۔"

یہ کھلونے امریکن ویمنز کلب اور کراچی میں امریکی قونصل خانہ نے عطیہ کئے تھے اور اسپتال میں داخل اڑھائی سو بچوں کو عید کی خوشیوں میں شامل کرنے کے لئے یہ تقریب منعقد کی تھی۔

امریکی قونصل جنرل نے بچوں کے اسپتال میں سہولیات کو سراہتے ہوئے کہا کہ وہ یہاں بچوں کے ساتھ کچھ وقت گزارنے میں خوشی محسوس کرتی ہیں۔

امریکی قونصل جنرل کے اینسکی نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف چائلڈ ہیلتھ کراچی میں داخل ایک بچے کو کھلونے پیش کررہی ہیں۔

امریکی قونصل خانہ لاہور بچوں اور غیر مراعات یافتہ خاندانوں کی رمضان کی خوشیوں میں شریک

امریکی قونصل خانہ لاہور کے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ جامعہ مقصودیہ کے ایک طالب علم کو رمضان کا تحفہ پیش کر رہے ہیں۔

لاہور کی جامعہ مقصودیہ کے لڑکے اسکول کے سامان، مشروبات، بسکٹس اور ٹافیوں پر مشتمل تحائف وصول کرتے وقت مسکرا رہے تھے۔ یہ تحائف رمضان المبارک کی مناسبت سے اُنہیں امریکی قونصل خانہ کی جانب سے دیئے گئے تھے۔ اُن میں بہت سوں کے لئے یہ پہلا موقع تھا جب وہ ایک امریکی سے ملاقات کر رہے تھے اور اردو بولتے ہوئے امریکی کو تو شائد ہی کسی نے دیکھا ہو۔

امریکی قونصل خانہ کے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ نے بچوں میں تحائف تقسیم کرنے کے بعد اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا "رمضان کا مقدس مہینہ روزوں ،عبادت اور نیکیوں کا زمانہ ہوتا ہے۔ یہ اپنے ساتھ خوشیوں میں شامل کرنے کے جذبہ کو اجاگر کرتا ہے اور بچوں کو خوشیوں میں شامل کرنے سے بہتر اور کیا بات ہوسکتی ہے۔"

لاہور میں امریکی قونصل خانہ نے لاہور کے مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد کے اعزاز میں افطار ڈنر دینے کے علاوہ لڑکوں اور لڑکیوں کے یتیم خانے دارالشفقت ،ایس او ایس ویلیج اور جامع مقصودیہ کے 650 بچوں میں رمضان تحائف تقسیم کئے۔ ایس او ایس ویلیج کے بچوں میں اکتوبر 2005ء کے ہولناک زلزلے میں بچ جانے والے بچے بھی شامل تھے۔

جناب ہنٹ نے کہا کہ " میں امید کرتا ہوں کہ بچے ان تحائف کو پا کر خوش ہوں گے۔"

یہ خوشی اُن بچوں کی مسکراہٹ اور دبی دبی ہنسی سے عیاں تھی جب وہ بچے اپنے اپنے تحائف کے پیکٹ کھول رہے تھے۔

شعبہ امور عامہ کی افسر ٹریسی میل نے تین دن بچوں کو تحائف دینے کے بعد لاہور کے ایک پسماندہ علاقہ شادیوال کا رُخ کیا جہاں قونصل خانہ نے 150 ضرورت مند خاندانوں میں آٹے کے تھیلے، تیل اور چینی پر مشتمل تحائف پیش کئے۔

افسر امورِ عامہ ٹریسی میل نے کہا ہے کہ اسلام پاکستان اور دنیا بھر کے کروڑوں مسلمانوں کے لئے روحانی تقویت اور رہبری کا زبردست سرچشمہ ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ "یہ میرے لئے فخر کی بات ہے کہ میں رمضان کا مقدس مہینہ سیڈز آف پیس کے طالبعلموں اور اہل پاکستان کے ساتھ منا رہی ہوں۔"

امریکی قونصل خانہ کے ساتھ اس پروگرام کے اہتمام کے لئے سیڈز آف پیس کے سابق شرکاء نے تعاون کیا۔ سیڈز آف پیس نیویارک میں قائم ایک غیر سرکاری اور غیر سیاسی تنظیم ہے جو 1993ء میں تشکیل دی گئی تھی۔ اس پروگرام کے ذریعہ مختلف تنازعات والے علاقوں سے تعلق رکھنے والے بچوں کو چھ ہفتوں کے لئے ایسی سرگرمیوں میں مشغول رکھا جاتا ہے، جن کا مقصد امن کا فروغ اور تنازعات کے حل کی مہارتوں سے آشنا کرنا ہوتا ہے۔

مشترکہ بیان

امریکہ پاکستان تزویراتی اشتراک

امریکہ پاکستان تزویراتی اشتراک کے تیسرے دور کے اختتام پر جاری ہونے والے بیان کا متن

امریکی نائب وزیر خارجہ جان ڈی نیگرو پونٹے اور پاکستانی وزیر خارجہ مخدوم شاہ محمود قریشی کے مابین 29 ستمبر 2008ء کو واشنگٹن ڈی سی میں امریکی محکمہ خارجہ میں منعقد ہونے والے امریکہ پاک تزویراتی مکالمہ کے تیسرے دور کے بعد جاری ہونے والے مشترکہ بیان کا متن درج ذیل ہے۔ اس سے قبل امریکہ پاک تزویراتی مکالمہ کا دوسرا دور ستمبر 2007ء میں اسلام آباد پاکستان میں ہوا تھا:

نائب وزیر خارجہ نیگرو پونٹے اور وزیر خارجہ قریشی نے امریکہ اور پاکستان کے مابین ایک وسیع البنیاد، بامعنی اور طویل مدت تزویراتی اشتراک کا رجو مشترکہ اقدار اور پاکستان اور خطہ میں پائیدار امن، سلامتی، استحکام، آزادی اور خوشحالی کے فروغ کے لئے اجتماعی کوششوں پر مبنی ہے سے وابستگی کے عزم کا اعادہ کیا۔ فریقین نے دوطرفہ تعاون کو گہرا کرنے اور تزویراتی بات چیت کو مزید موثر اور مفید بنانے کے لئے نئی راہیں تلاش کرنے کے متعلق تبادلہ خیال کیا۔

امریکہ اور پاکستان 20 ستمبر کو میریٹ ہوٹل اسلام آباد پر ہونے والے خودکش حملہ کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ نائب وزیر خارجہ نیگرو پونٹے اور وزیر خارجہ قریشی نے اس خوفناک حملہ میں مرنے والوں کے خاندانوں سے اظہار تعزیت کیا۔ انہوں نے تسلیم کیا کہ دہشت گردی اور پُرتشدد انتہاپسندی پاکستان، امریکہ اور بین الاقوامی برادری کے لئے ایک مشترکہ خطرہ ہے۔

امریکہ نے پاکستان کی حاکمیت اعلیٰ، آزادی، یکجہتی اور علاقائی سلامتی کی حمایت کا اعادہ کیا۔ امریکہ نے پاکستان کو دہشت گردی کا مقابلہ کرنے کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے تربیت اور آلات فراہم کرنے کا تہیہ کر رکھا ہے، جس میں پاکستان کی شورشوں کو فرو کرنے اور دہشت گردی پر قابو پانے کی صلاحیتوں کو بڑھانے اور پاکستان کی سیکورٹی فورسز کے ساتھ تعاون کو فروغ دینا شامل ہے۔ فریقین نے دہشت گردی اور پُرتشدد انتہاپسندی کے خطرات سے نبرد آزما ہونے کے لئے سیکورٹی میں تعاون کو بڑھا کر مل جل کر کام کرنے اور وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں میں ترقیاتی کاموں میں مل کر کام کرنے کے لئے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔ پاکستان نے باجوڑ میں لڑائی کے باعث بے گھر ہونے والے لوگوں کو خوراک کی فراہمی اور انسانی ہمدردی کی بنیاد پر امداد کے لئے امریکہ کی جانب سے چار ملین ڈالر کی اعانت کے وعدہ کو سراہا۔

تزویراتی بات چیت کے دوران فریقین نے مشترکہ دلچسپی کے علاقائی و بین الاقوامی امور پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ امریکہ نے پاکستان اور اس کے ہمسایہ ملکوں کے درمیان جاری بات چیت اور بہتر تعلقات کے لئے اپنی حمایت کا اظہار کیا۔ امریکہ نے افغانستان کے ساتھ جرگہ کے عمل کی بحالی اور پاکستان کی جانب سے رواں سال کے اواخر میں اسلام آباد میں علاقائی اقتصادی تعاون کی کانفرنس کے انعقاد کے عزم کی حمایت کی۔

حکومت پاکستان نے فرینڈز آف پاکستان کے نئے منصوبہ کو سراہا، جس کے ذریعہ آنے والے برسوں میں پاکستان کو درپیش مشکلات سے نمٹنے میں مدد ملے گی۔

اگست 2008ء دوطرفہ اقتصادی بات چیت کو آگے بڑھاتے ہوئے دونوں فریق نے دوطرفہ اقتصادی تعاون کو بڑھانے کے لئے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔ پاکستان نے معاشی ترقی اور نئے مواقع پیدا کرنے کے لئے اقتصادی استحکام کے اقدامات اور اصلاحات کا خاکہ پیش کیا۔ امریکہ نے پاکستان کی معیشت کو

امریکی معاون وزیرخارجہ جان نیگروپونٹے اور پاکستانی وزیرخارجہ شاہ محمود قریشی واشنگٹن میں امریکہ پاک تزویراتی بات چیت کے تیسرے دور کے موقع پر۔

فریقین نے دہشت گردی اورپُرتشددانتہاپسندی کے خطرات سے نبرد آزماہونے کے لئے سیکورٹی میں تعاون کوبڑھاکرمل جل کر کام کرنے اوروفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں میں ترقیاتی کاموں میں مل کر کام کرنے کے لئے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔

مستحکم کرنے کے منصوبہ کی حمایت کی اور پاکستان کی جانب سے جامع اصلاحات کے اقدامات پر عملدرآمد کے عزم کا خیر مقدم کیا۔

امریکہ نے تعمیر نو کے مواقع سے بھرپور زونز کیلئے قانون سازی کی کوششوں کو جاری رکھنے کے لئے اپنے عزم کا اظہار کیا۔ یہ بل فی الوقت کانگریس میں زیر التواء ہے۔ ایسے زونز کے قیام سے پسماندہ علاقوں میں روزگار کے مواقع، انفراسٹرکچر اور متبادل جائز معاشی سرگرمیوں کے فروغ کے ذریعہ استحکام آئے گا اور سلامتی کی صورتحال بہتر ہوگی۔

فریقین نے بہتر علاقائی تعاون اور توانائی کے شعبہ میں یکجائی کی ضرورت پر زور دیا۔ اُنہوں نے پاکستان کی توانائی کی بڑھتی ہوئی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے فنی اعانت کو بڑھانے اور پاکستان کے توانائی کے شعبہ میں سرمایہ کاری کے فروغ کے عزم کا اعادہ کیا۔

تعلیم، سائنس اور ٹیکنالوجی میں تعاون کا بھی جائزہ لیا گیا اور فریقین نے اس سال کے اختتام تک توانائی اور تعلیم کے حوالے سے بات چیت کے انعقاد کے لئے زبردست کوششیں کرنے کے عزم کا اظہار کیا۔

جولائی میں واشنگٹن میں صدر بش اور وزیراعظم گیلانی کی جانب سے کئے گئے عہد کے پیش نظر دونوں وفود نے زراعت کے شعبہ میں تعاون پر مذاکرات شروع کئے، جس سے پاکستان کو زرعی شعبہ مضبوط بنانے اور خوراک کی سلامتی کو بڑھانے میں مدد ملے گی۔

فریقین نے امریکہ پاک تزویراتی اشتراک کے طویل مدت تصور کو عملی جامہ پہنانے کیلئے مل جل کر کام کرنے کا عزم کیا۔

تبادلہ پروگراموں کے شرکاء کی تنظیم کا قیام

8-9 ستمبر کو اسلام آباد میں ایک میٹنگ میں اُن سابق شرکاء کی تنظیم کا قیام عمل میں آیا، جو ایکسچینج پروگرام کے تحت امریکہ میں قیام کر چکے ہیں۔ اس تنظیم کے قیام کا مقصد سابق شرکاء کو ایک پلیٹ فارم مہیا کرنا ہے، تا کہ ان کے ساتھ رابطہ برقرار رکھا جا سکے اور مفاہمت کو فروغ حاصل ہو۔

امریکہ کے محکمہ خارجہ کی سرپرستی میں چلنے والے تبادلہ پروگراموں کا مقصد یہ ہے کہ امریکہ کے عوام اور دوسرے ملکوں کے عوام اور اداروں کے درمیان تعلقات قائم کئے جائیں اور ان میں زیادہ سے زیادہ ہم آہنگی پیدا کی جائے۔

اس تنظیم کے قیام کی ضرورت کافی عرصہ سے محسوس کی جا رہی تھی کیونکہ ایکسچینج پروگرام کے تحت امریکہ میں قیام کرنے کے بعد واپس آنے والے شرکاء اس خواہش کا اظہار کر رہے تھے کہ انھوں نے امریکہ میں قیام کے دوران جو کچھ سیکھا ہے اور جو براہ راست معلومات حاصل کی ہیں، وہ اپنے دوسرے ہموطنوں کو بھی اس سے آگاہ کرنا چاہتے ہیں اور متعلقہ اداروں کے ساتھ بھی اپنے خیالات اور تجربات کا تبادلہ کرنا چاہتے ہیں، اور اس مقصد کے لئے اس طرح کی تنظیم کا قیام ضروری ہے۔ امریکی سفارتخانہ کے شعبہ امور عامہ نے محکمہ خارجہ کی مالی اعانت سے اس تنظیم کے قیام میں مدد دی۔

تنظیم کے بانی 27 ممبران نے، جن کا تعلق پشاور، لاہور، کراچی، اسلام آباد، کوئٹہ اور جامشورو سے تھا، میٹنگ میں شرکت کی، جس میں تنظیم کا منشور اور قواعد وضوابط مرتب کئے گئے۔

اس موقع پر امریکی سفارتخانہ کے شعبہ امور عامہ کے قونصلر گونزالو گیلیگس نے میٹنگ میں شریک شرکاء کے وسیع تجربے اور امریکہ کے بارے میں ان کی حاصل کردہ معلومات کی اہمیت اور افادیت پر روشنی ڈالی اور امریکہ اور پاکستان کے لوگوں کے درمیان زیادہ سے زیادہ مفاہمت پیدا کرنے کے ان کے جذبہ کو سراہا۔

ثقافتی امور کے آفیسر کانسٹینس کولڈنگ جونز نے اس موقع پر کہا کہ سابق طلبا کو قومی سطح پر اپنی تنظیم قائم کرنی چاہئے اور اس مقصد کے لئے انھیں تجاویز اور طریقہ کار مرتب کرنا چاہئے۔

جناب ماجد بشیر نے، جنھیں متفقہ طور پر تنظیم کا قائم مقام صدر منتخب کیا گیا، اپنے کلیدی خطاب میں تنظیم کے دائرہ کار کو وسعت دینے کی اہمیت پر زور دیا۔

پاکستان میں ہمفری ایلومینائی ایسوسی ایشن کے صدر ڈاکٹر اقبال رضا، پاکستان میں امریکی تعلیمی فاونڈیشن کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر ڈاکٹر گریس کلارک اور فلبرائیٹ ایسوسی ایشن آف پاکستان کے صدر ڈاکٹر محمد اشرف نے بھی اجلاس میں شرکت کی۔

پاک امریکی الومینائی ایسوسی ایشن کے ارکان کا ستمبر میں ہونے والے اجلاس کے موقع پر امریکی کلچرل اتاشی کانسٹینس جونز کے ساتھ گروپ فوٹو۔

پاکستان میں کمپیوٹرائزڈ انتخابی فہرستوں کے نظام کی تنصیب مکمل

یوایس ایڈ کی مشن ڈائریکٹر این آرنیز الیکشن کمیشن آف پاکستان کے سیکریٹری کنور دلشاد کو کمپیوٹر کے آلات پیش کر رہی ہیں۔ (فائل فوٹو)

حکومتِ امریکہ نے یوایس ایڈ کے ذریعہ 9 ستمبر کو الیکشن کمیشن آف پاکستان میں پاکستان کے کمپیوٹرائزڈ انتخابی فہرستوں کے نظام (CERS) کی تنصیب کا کام مکمل ہونے پر دستخطوں کی ایک تقریب منعقد کی۔

2006ء میں الیکشن کمیشن آف پاکستان نے حکومت امریکہ کی اعانت سے ممتاز مقامی کمپنیوں کے ایک کنسورشیم سے رابطہ کیا تاکہ پاکستان میں انتخابی فہرستوں کو کمپیوٹرائز کرنے کے نظام کو عملی جامہ پہنایا جائے۔ اس منصوبہ کے لئے جس کے دو مرحلے تھے لگ بھگ 9 ملین ڈالر کی امداد فراہم کی گئی۔ پہلے مرحلہ میں نقل وحمل، ڈیٹا انیٹری کا نظام، 2008ء کے عام انتخابات کے لئے ابتدائی اور حتمی انتخابی فہرستوں کی چھپائی اور تقسیم کا کام شامل تھا۔ یہ مرحلہ 2007ء کے اواخر میں مکمل ہوا۔ دوسرا مرحلہ الیکشن کمیشن کے ووٹرز رجسٹریشن ڈیٹا بیس اور اس کی انتخابی فہرستوں کے جاری انتظام کے لئے استعمال کئے جانے والے سافٹ ویئر پروگراموں کی خریداری اور تنصیب پر مشتمل تھا۔

الیکشن کمیشن اپنے پانچوں دفاتر اسلام آباد، لاہور، کراچی، پشاور اور کوئٹہ میں کمپیوٹرائزڈ انتخابی فہرستوں کے نظام کو بروئے کار لانے کے لئے کام کرتا رہا ہے۔ سب سے آخر میں کوئٹہ میں صوبائی الیکشن کمیشن کے دفتر میں یہ نظام بروئے کار لایا گیا اور یہ کام جمعرات 4 ستمبر 2008ء کو پایۂ تکمیل کو پہنچا۔

کمپیوٹرائزڈ انتخابی فہرستوں کے نظام کے منصوبہ کو انٹرنیشنل فاؤنڈیشن فار الیکٹرول سسٹمز نے عملی جامہ پہنایا۔ آج کی تقریب میں قبولیت کی سند پر دستخط پاکستان کے لئے جدید ترین انتخابی نظام کی جانب ایک اہم پیش رفت ہے اور اس سے ملک میں آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کے انعقاد میں زبردست مدد ملے گی۔

2002ء سے حکومتِ امریکہ پاکستان کو اقتصادی ترقی، تعلیم، صحت اور حکمرانی کو بہتر بنانے اور زلزلہ زدہ علاقوں میں تعمیر نو کے کاموں میں معاونت کے لئے دو ارب ڈالر سے زیادہ کی امداد فراہم کرچکی ہے۔

امریکی سفیر نیشنل مینجمنٹ کالج میں اعلیٰ سرکاری افسران سے خطاب کررہی ہیں۔

امریکہ پاکستان کے ساتھ مل کر استحکام، سلامتی اور ترقی کیلئے کام کرے گا: سفیر پیٹرسن

امریکی سفیر کا نیشنل مینجمنٹ کالج میں اعلیٰ سرکاری افسران سے خطاب

پاکستان میں متعین امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن نے 30 ستمبر کو لاہور میں نیشنل مینجمنٹ کالج میں اعلیٰ افسران سے خطاب کرتے ہوئے زور دے کر کہا ہے کہ امریکہ پاکستان کی نئی جمہوری حکومت کو ترقی، استحکام اور سلامتی کے شعبوں میں مدد دے گا۔

امریکی سفیر نے کہا ہے کہ امریکہ پاکستان کے ساتھ مل کر ان شعبوں میں اعانت کرے گا جو دونوں ممالک کے لئے اہمیت کے حامل ہیں، جن میں ترقی، استحکام اور سلامتی شامل ہیں۔

امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن گورنر پنجاب سلمان تاثیر سے لاہور میں ملاقات کررہی ہیں۔

امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن اور امریکی قونصل خانہ کے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ گورنر پنجاب سلمان تاثیر سے لاہور میں ملاقات کر رہے ہیں۔

اُنہوں نے مزید کہا کہ پاکستان کے دوست اس ملک کے اُس کے اپنے تصورات کے مطابق مستقبل کی تعمیر کے لئے یہاں موجود ہیں۔نیشنل مینجمنٹ کالج میں ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل جاوید حسن اور اساتذہ کرام نے سفیر پیٹرسن کا خیر مقدم کیا۔

نیشنل مینجمنٹ کالج جو پہلے پاکستان ایڈمنسٹریٹو اسٹاف کالج کہلاتا تھا1960ء میں فورڈ فاؤنڈیشن کی مالی اعانت اور امریکہ کی سائرا کس یونیورسٹی اور برطانیہ کے ایڈمنسٹریٹو اسٹاف کالج ہینلے کی فنی معاونت سے لاہور میں قائم کیا گیا تھا۔

اعلیٰ امریکی سفارتکار نے زور دے کر کہا کہ گزشتہ سات برسوں کے دوران تعاون کے جو پروگرام شروع کئے گئے ہیں، وہ امن واستحکام اور خوشحالی کے ہمارے مشترکہ مفادات پر مبنی ہیں۔ فریقین کی لگن اور نیک نیتی سے ہم ان مفادات کے حصول کے لئے کام کرتے رہیں گے، جن سے پاکستانیوں اور امریکیوں کو یکساں طور پر فائدہ ہوگا۔

اپنے دورۂ لاہور کے دوران امریکی سفیر پیٹرسن نے لاہور ایوان صنعت وتجارت کا دورہ کیا، گورنر پنجاب سلمان تاثیر سے ملاقات کی اور امریکی قونصل خانہ کے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ کے افطار ڈنر میں شرکت کی، جو اُنہوں نے مختلف امریکی تبادلہ پروگراموں کے شرکاء کے اعزاز میں اپنی رہائش گاہ پر دیا تھا۔

امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن لاہور ایوان صنعت وتجارت کے ارکان سے خطاب کر رہی ہیں۔

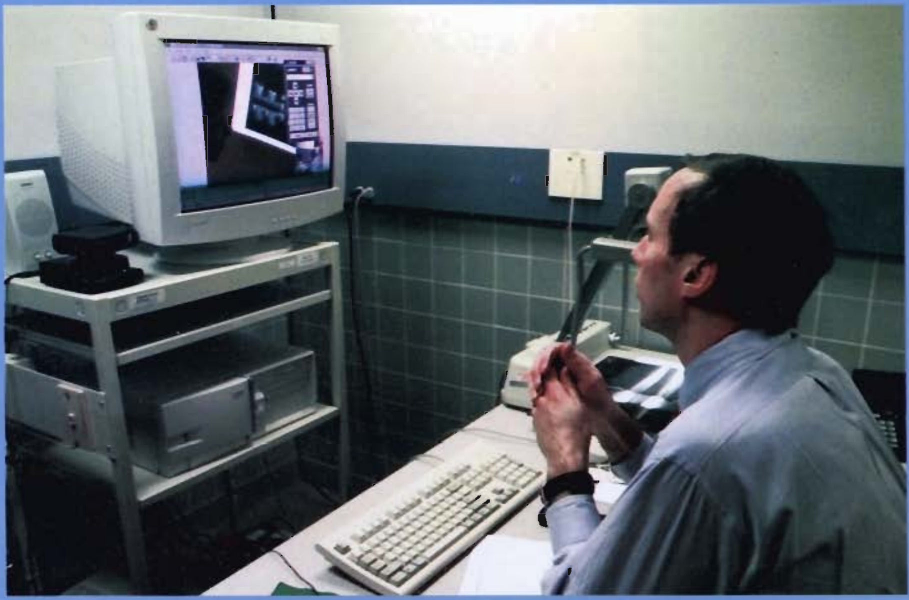

نیویارک کے ایک اسپتال میں بیٹھے ڈاکٹر فریڈرک روجرز ایک کمپیوٹر کے ذریعہ برلنگٹن کے فلیچر ایلن ہیلتھ کیئر میں داخل ایک زخمی کے ایکسرے کا معائنہ کر رہے ہیں۔
(AP Photo/Toby Talbot)

پاکستان میں صحت عامہ کو بھتر بنانے کیلئے ٹیلی میڈیسن کے شعبہ میں سرکاری ونجی اشتراک

امریکی محکمہ خارجہ نے پاکستان میں ٹیلی میڈیسن کے شعبہ میں سرکاری ونجی اشتراک کار تشکیل دیا ہے، جو دُور دراز کے علاقوں میں سماجی خدمات کو بہتر بنانے کے لئے تیز رفتار رابطوں کی انقلابی قوت کا آئینہ دار ہے۔ دیگر اشتراک کاروں میں آئی بی ایم، وتین ٹیلی کام، موٹرولا، میڈ ویب، یو ایس ایڈ، امریکی محکمہ دفاع، ٹیلی میڈیسن وایڈوانسڈ ٹیکنالوجی سینٹر، ہولی فیملی اسپتال راولپنڈی، ضلعی ہیڈ کوارٹرز اسپتال اٹک اور حکومتِ پاکستان شامل ہیں۔ علاوہ ازیں اِس منصوبہ کی کامیابی میں امریکی سفارتخانہ کا کردار انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔

ٹیلی میڈیسن کے ذریعہ معالجین اعلیٰ معیار کی وہ طبی خدمات دورافتادہ علاقوں میں موجود مریضوں تک پہنچا سکیں گے جو بصورت دیگر یا تو وہاں موجود نہ تھیں یا اُن کی کمی پائی جاتی تھی۔ سرکاری ونجی اشتراک کار ٹیلی میڈیسن کو بروئے کار لاتے ہوئے فنی استعداد کار کو وسعت دینے اور اُسے مستحکم کرنے کے لئے ہولی فیملی اسپتال راولپنڈی کو ایک مرکز اور ضلعی ہیڈ کوارٹرز اسپتال اٹک کو اُس کی توسیع کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ ٹیلی میڈیسن کے عالمی سطح پر مانے ہوئے ماہر اور سرجن ڈاکٹر آصف ظفر نے کہا ہے کہ پاکستان دنیا کا چھٹا سب سے زیادہ آبادی والا ملک ہے اور اس کی آبادی سترہ کروڑ تیس لاکھ ہے۔ اِس منصوبہ کا مقصد ٹیکنالوجی کے ذریعہ صحت عامہ میں ایک نمایاں تفاوت پر قابو پانے کی صلاحیت کو اُجاگر کرنا ہے۔ آبادی کا 75 فیصد سے زیادہ حصہ دیہات میں رہتا ہے اور وہاں صرف 22 فیصد ڈاکٹر خدمات سرانجام دیتے ہیں۔

امریکی حکومت نے سرکاری ونجی اشتراکِ کار تشکیل دینے کے علاوہ اِس منصوبے کو چلانے کے لئے جدید ترین ٹیلی میڈیسن آلات کی خریداری اور اُنہیں چلانے کے لئے خدمات کے حصول کے سلسلہ میں دو لاکھ بیس ہزار ڈالر کی رقم بھی فراہم کی ہے۔ اِن آلات میں انٹرنیٹ تک رسائی کے حامل پورٹل بشمول محفوظ ای میل، محفوظ ٹیلی میڈیسن نیٹ ورک پر وائس اینڈ ویڈیو کانفرنسنگ اور اعلیٰ طبی اضافی آلات مثلاً الٹراساؤنڈ، ڈیجیٹل کیمرے، ای کے جی، اسٹیتھوسکوپ اور ایکس رے مشین شامل ہیں۔

وتین ٹیلی کام اور موٹرولا دنیا میں قومی سطح پر WIMAX نیٹ ورک جیسی جدید سہولت متعارف کرنے والی اولین کمپنیاں ہیں۔ WIMAX براڈ بینڈ تک لاسلکی رسائی کی سہولت فراہم کرتی ہے، جس سے ضلعی ہیڈ کوارٹرز اسپتال اٹک اور ہولی فیملی اسپتال کے مابین وسیع پیمانے پر اطلاعات کا تبادلہ ممکن ہو سکے گا۔ یہ نیا نظام مرکزی اسپتال کو متعلقہ کلینکوں کے ساتھ سستے اور ہر جگہ موجود انٹرنیٹ کے نظام کو منسلک کرنے کو ممکن بناتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ نظام پاکستان اور دنیا بھر کے بہترین طبی اداروں میں کام کرنے والے ماہرین تک رسائی اور اُن کی خدمات حاصل کرنے کی خوبی سے بھی لیس ہے۔

پاکستان ٹیلی میڈیسن کا منصوبہ پہلے ہی سینکڑوں مریضوں کو طبی سہولیات بہم پہنچا چکا ہے، جن میں آپریشن سے قبل کی منصوبہ بندی، آپریشن کے بعد کی دیکھ بھال، امراض قلب کی جانچ کاری، آنکھوں کے امراض، جلدی امراض، ریڈیالوجی، وبائی امراض، بچوں کی پیدائش سے قبل کی صورتحال کے تجزیے اور سنگین بیماریوں اور صدموں کی تشخیص جیسے امور شامل ہیں۔

پاکستان ٹیلی میڈیسن کا منصوبہ امریکہ پاک تزویراتی اشتراک کو وسعت دیتا ہے جو 2006ء میں قائم کیا گیا تھا۔ امریکی و پاکستانی حکومتوں کے مابین یہ وسیع اور طویل مدت اشتراکِ کار اِس قسم کے مشترکہ منصوبوں کے امکانات کو مستحکم کرتا ہے جن کے ذریعہ بہت سے پاکستانیوں کی زندگیوں کو بہتر بنانے اور تبدیل کر کے رکھ دینے کے مواقع میسر آتے ہیں۔ امریکہ 2002ء سے پاکستان کو اقتصادی ترقی، تعلیم، صحت اور حکمرانی کو بہتر بنانے اور زلزلہ زدہ علاقوں میں تعمیرِ نو کے کاموں میں اعانت کے لئے تین ارب چالیس کروڑ ڈالر کی امداد فراہم کر چکا ہے۔